ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

اردو زبان کے ارتقاء میں معاشرے کا کردار

ڈاکٹر صدف مشتاق
لیکچرر اردو حضرت عائشہ صدیقہ ڈگری کالج لاہور۔

Abstract
The evolution of the Urdu language is deeply intertwined with the cultural, political, and social dynamics of the Indian subcontinent. Society has played a pivotal role in shaping Urdu through the influence of various communities, historical events, and cultural exchanges. From its emergence in the military camps of Delhi and Deccan as a linguistic fusion of Persian, Arabic, Turkish, and local dialects, Urdu grew under the patronage of Mughal courts, Sufi traditions, and literary circles. The language evolved further with the impact of colonial rule, nationalist movements, and post-independence societal changes. This research highlights how different strata of society — including poets, religious scholars, reformers, educators, and common people — contributed to the development and spread of Urdu as a medium of communication, literature, and identity. Drawing upon works by scholars such as Gopi Chand Narang, Masud Husain Khan, and Hafiz Mehmood Shirani, the paper examines how socio-cultural forces, rather than mere linguistic changes, played a central role in the evolution of Urdu

.

زبان صرف اظہار کا ذریعہ نہیں بلکہ کسی قوم کی تاریخ، تہذیب، اور شناخت کی علامت بھی ہوتی ہے۔ اردو زبان کا ارتقاء ایک ایسا عمل ہے جو مختلف معاشرتی، تاریخی اور ثقافتی عوامل سے متاثر ہوتا رہا ہے۔ اردو زبان کی ترقی اور ساخت کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم اس کے پس منظر میں موجود معاشرتی کردار کا جائزہ لیں۔

اردو زبان بارہویں صدی میں برصغیر میں مسلمانوں کی آمد کے بعد پیدا ہوئی۔ یہ زبان **فارسی، عربی، ترکی، اور مقامی بولیوں** خصوصاً برج بھاشا اور کھڑی بولی) کے باہمی ملاپ سے وجود میں آئی۔ اردو کا آغاز فوجی کیمپوں، بازاروں، اور عوامی رابطوں کی زبان کے طور پر ہوا، جو اس وقت کے **کثیر اللسانی معاشرے** کا مظہر تھا(شیرانی، 1928)۔

لفظ "اردو" ترکی زبان کے "اوردو" (فوجی کیمپ) سے ماخوذ ہے، جو اس کی ابتدا میں معاشرتی میل جول اور فوجی روابط کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

اردو زبان کی اشاعت میں **صوفیاء کرام** نے کلیدی کردار ادا کیا۔ حضرت **خواجہ معین الدین چشتی**، **بابا فرید**، اور دیگر صوفی بزرگوں نے اپنے پیغامات مقامی زبان میں عوام تک پہنچائے۔ انہوں نے اردو کو اس لیے اپنایا کہ وہ عام لوگوں کی زبان تھی، یوں اردو زبان مذہبی رواداری، اخوت اور روحانی پیغام رسانی کا ذریعہ بنی (نارنگ، 1991)۔

معاشرے کے ادیب، شعرا اور مفکرین نے اردو زبان کو نہ صرف ادبی وسعت دی بلکہ اسے عوامی احساسات اور افکار سے بھی جوڑا۔ **مغلیہ دور** میں مشاعروں، درباروں، اور ادبی حلقوں کی سرپرستی نے اردو کو عروج بخشا۔ **ولی دکنی، میر تقی میر، میرزا غالب** جیسے شعرا نے اردو شاعری میں حسن، درد، تصوف اور سماجی حالات کی عکاسی کی۔

ریختہ جیسی زبان نے فارسی کی لطافت اور مقامی بولی کی روانی کو یکجا کیا، جو اردو کے ادبی ارتقاء میں ایک اہم موڑ تھا۔

برطانوی استعمار کے دور میں اردو زبان نے سیاسی اور معاشرتی شناخت کا روپ اختیار کیا۔ انیسویں صدی میں اردو اور ہندی کے درمیان تفریق کو **مذہبی شناخت** سے جوڑا گیا۔ اردو کو **مسلمانوں** جبکہ ہندی کو **ہندو قوم پرست تحریک** سے وابستہ کیا گیا۔

سرسید احمد خان جیسے مصلحین نے اردو کو مسلمانوں کی علمی و تہذیبی بقا کا ذریعہ بنایا۔ **علی گڑھ تحریک** اور اس جیسے دیگر ادارے اردو زبان کو جدید تعلیم، سائنسی فکر، اور شعور کے لیے استعمال کرنے لگے (رحمان، 1996)۔

1947ء کی تقسیم کے بعد اردو زبان نے دو مختلف ریاستی پس منظر اختیار کیے۔ **پاکستان** میں اردو کو **قومی زبان** قرار دیا گیا حالانکہ یہ وہاں کے اکثر باشندوں کی مادری زبان نہیں تھی۔ اس فیصلے کا مقصد ایک مشترکہ قومی شناخت قائم کرنا تھا۔

بھارت میں اردو کو بعض ریاستوں میں اقلیتی زبان کا درجہ ملا، مگر پھر بھی **اتر پردیش، دہلی، اور حیدرآباد** جیسے علاقوں میں اردو ثقافت کا اہم حصہ بنی رہی۔

آج کے ڈیجیٹل دور میں اردو زبان نے نئی صورتیں اختیار کی ہیں۔ سوشل میڈیا، آن لائن ادب، اور ڈیجیٹل جرائد نے اردو کے فروغ کے لیے نئے راستے کھولے ہیں۔ اردو بولنے والے ممالک کے **ڈائسپورا**) دیارِ غیر میں آباد افراد) اردو شاعری، ویڈیوز، اور ادبی فورمز کے ذریعے زبان کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.02 (2025)

اگرچہ اردو رسم الخط کو کئی چیلنجز کا سامنا ہے، مگر اردو شاعری، ڈرامہ، اور گیتوں میں لوگوں کی دلچسپی اب بھی گہری ہے۔ آج کی اردو میں **انگریزی اور علاقائی زبانوں** کے اثرات نمایاں ہیں، جو اس کی ارتقائی فطرت کو ظاہر کرتے ہیں۔

اردو زبان کا ارتقاء ایک مسلسل سماجی عمل ہے جو معاشرتی تبدیلیوں، میل جول، تحریکوں، اور ثقافتی اثرات سے مشروط رہا ہے۔ اردو نے ہر دور میں اپنی ساخت اور اظہار کی شکلوں کو تبدیل کیا ہے، مگر اپنی تہذیبی بنیادوں سے جڑی رہی ہے۔ اردو کی تاریخ ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ زبانیں محض الفاظ کا مجموعہ نہیں، بلکہ وہ ایک **معاشرتی وجود** رکھتی ہیں، جو اپنے اردگرد کے ماحول سے مسلسل متاثر ہوتی رہتی ہیں۔

حوالہ جات

- نارنگ، گوپی چند۔ *اردو زبان و ادب: تنقیدی زاویے*۔ نئی دہلی: نیشنل بک ٹرسٹ، 1991۔
- شیرانی، حافظ محمود۔ *پنجاب میں اردو*۔ لاہور: مجلسِ ترقی ادب، 1928۔
- رحمان، طارق۔ *پاکستان میں زبان اور سیاست*۔ کراچی: آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1996۔
- کنگ، کرسٹوفر۔ *ایک زبان، دو رسم الخط*۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 1994۔
- فاروقی، شمس الرحمٰن۔ *اردو ادب کی ابتدا اور ثقافتی تاریخ*۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2001۔